یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم

افکار حق کا ترجمان

البرہان

- سانحہ کربلا
- حق تو یہ ہے
- کیا یزید جنتی ہے؟
- اسلام بمقابلہ عیسائیت
- مقدمہ توہین رسالت (ثناء صاحب)
- اسلام کا نظریہ حدود و تعزیرات
- ان شاء اللہ
- تحقیق تاریخ ولادت و وصال مصطفی ﷺ
- مدینہ سے میدان کربلا تک
- امام حسین رضی اللہ عنہ کی سوانح

التحقیقات الاسلامیہ فاؤنڈیشن واہ کینٹ

ماہنامہ

البرہان

واہ کینٹ

[illegible]

ایڈیٹر

ایم اے

محمد افضل شاہد

0300-9129852

مجلس مشاورت

صاحبزادہ حافظ محمود احمد

[illegible]

غلام مصطفیٰ

محمد عبدالسلام

کامران محمود

محمد ضیاء الرحمٰن

محمد جمیل

مجلس ادارت

غلام رسول

سید صابر حسین شاہ بخاری

ابو ساجد محمد ظفر القادری

سید بادشاہ تبسم بخاری

نمائندگان

مولانا محمد انور رضا قادری (ملتان شریف)

محمد سعید مجاہد آبادی (لاہور)

حافظ محمد طارق قمر (اسلام آباد)

مولانا حافظ ظہور الحق (راولپنڈی)

حافظ فدا حسین رضوی (راولپنڈی)

قاری محمود الحسن (گوجرخان)

حافظ حامد رضا سلطانی (اٹک)

محمد ظفر (واہ کینٹ)

سرپرست

حضرت علامہ پیر **عبدالقادر** ایم اے ایل ایل بی

قانونی مشیر

صاحبزادہ **عبدالغفور ساقی** ایم اے ایل ایل بی

ڈیزائنر

ظفر محمود قریشی (واہ کینٹ)

نوٹ: نفسِ مضمون کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی

Email:alburhanwah@gmail.com

برائے رابطہ: مکتبہ فیضانِ سنت دکان نمبر 28 میلاد چوک پی او ایف واہ کینٹ

CELL:0343.5942217 0302.5122683

فہرست

	اداریہ		3
1	سانحہ کربلا	پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری	7
2	حق تو یہ ہے	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	25
3	کیا یزید جنتی ہے؟	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	28
4	اسلام بمقابلہ عیسائیت	علامہ سعید محمد عامر آسوی	38
5	مقدمہ توہین رسالت	صادق علی زاہد	49
6	اسلام کا نظریہ حدود و تعزیرات	مفتی سید صابر حسین	61
7	ان شاء اللہ	محمد افضل منیر	66
8	تحقیق تاریخ ولادت و وصال مصطفی ﷺ	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	82
9	مدینہ سے میدان کربلا تک امام حسین رضی اللہ عنہ کی سواری	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	91

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم وصل علیہ

اداریہ

!! ایڈیٹر !!

عہد حاضر میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت سے کوئی بھی باشعور انسان انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ذرائع ابلاغ اجتماعی گہرے اور دوررس اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتوں کے بنانے اور گرانے میں بھی ان کا کردار نمایاں نظر آتا ہے۔ دنیا بھر میں تمام ممالک، قومیں اور عالمی تنظیمیں ان کے ذریعے ہی اپنے اغراض و مقاصد کی تشہیر کر رہی ہیں۔ ان سے صرف نظر کر کے تہذیبوں اور معاشروں میں اپنی حیثیت منوانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

اس وقت وطن عزیز پاکستان کے طول و عرض میں مختلف طبقہ ہائے فکر کی طرف سے متعدد ادبی، سیاسی اور مذہبی اخبارات، رسائل و جرائد شائع ہو رہے ہیں جو کہ ان طبقوں کے افکار و نظریات کی تشہیر کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان میں نمایاں حصہ مذہبی تنظیموں اور جماعتوں کی طرف سے شائع ہونے والے رسائل و جرائد کا ہے۔ میرا روئے سخن بھی انہی کی طرف ہے۔

پاکستان میں مختلف مکاتب فکر کی طرف سے لاتعداد مذہبی رسائل و جرائد مطلع صحافت پر جلوہ گر ہیں۔ اگر ان کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اکثر مجلّے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے مخالفین کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں ان میں سے چند ایک ہی ایسے ہوں گے جو کہ اپنی بات مثبت طریقے سے پیش کرتے ہوں ورنہ اکثر اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کے خلاف ہمہ وقت زہر اگلنے میں مصروف ہیں۔ ان کے ذریعے اپنے لوگوں کی اس طرح پر ذہن سازی کی جاتی ہے کہ وہ اہل سنت کے خلاف کسی بھی محاذ آرائی کے لیے تیار رہتے ہیں۔ بعض نبی علیہ السلام کی عظمت،

رفعت کو گھٹانے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ بعض صحابہ کرام کی شان کو داغدار کرنے کی ناکام کاوش میں مصروف ہیں۔ اہل بیت پاک کی محبت و عقیدت کو مٹانے کی سعی لاحاصل کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کی تعظیم و تکریم کو شرک گردانے میں مگن ہیں۔ بعض کوتاہ فہم لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات کے کانٹے چبھو کر ان کو فقہ حنفی سے برگشتہ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ پھر ان لوگوں کے اشاعتی اداروں کی طرف سے اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کے خلاف چھپنے والی کتابوں کی ایک یلغار ہے جو اتہامات و ہفوات سے پُر ہیں۔ جنہیں پڑھ کر اہل محبت کا خون کھولنے لگتا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے پاکستان کی سالمیت کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ حالانکہ پاکستان جو ہمارے بزرگوں کی لازوال قربانیوں اور محنتوں کا ثمر ہے ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

دوسری طرف ہمیں یہ چیلنج بھی درپیش ہے کہ ہمارے بعض عاقبت نا اندیش صراط مستقیم سے پھسلتے نظر آرہے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے مسلمہ عقائد و نظریات سے انحراف کیا جا رہا ہے۔ سلف صالحین کی تحقیقات کو پس پشت ڈال کر اپنی خود ساختہ تحقیقات کو منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ ایسے میں حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ منظم طریقے سے اہل سنت و جماعت کی طرف سے ان تمام فتنوں کا تحمل و بردباری سے مقابلہ کیا جائے۔ مخالفین کے تمام اخبارات اور رسائل و جرائد نیز ان کی کتب میں چھپنے والے نت نئے اعتراضات اور الزامات کا علمی و تحقیقی جواب دیا جائے اور ان کی طرف سے پھیلائے جانے والے باطل نظریات کے تدارک کے لیے جہد مسلسل سے کام لیا جائے۔

اس مقصد کے لیے اگرچہ اس وقت اہل سنت و جماعت کی طرف سینکڑوں کی تعداد میں رسائل و جرائد مختلف شہروں اور قصبوں سے شائع ہو رہے ہیں ان میں بعض رسائل بہت معیاری اور تحقیقی ہیں جو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قارئین کا ایک وسیع اور معتبر حلقہ رکھتے ہیں۔ ان کے مدیران کی ان کاوشوں کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن ان میں بعض رسائل اتنے غیر معیاری اور غیر تحقیقی ہیں کہ دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ ان کا حلقہ قارئین اتنا محدود ہے کہ وہ اپنے شہر میں بھی اجنبی ہیں۔ یہ صوری و معنوی خوبیوں سے تہی دامن ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا اپنا انداز نگارش ہے کوئی

کسی ادارے کا ترجمان ہے تو کوئی کسی خانقاہ کا، کوئی کسی تنظیم کا پیامبر ہے تو کوئی کسی شخصیت کی زلف کا اسیر ہے۔

چنانچہ وقت کا تقاضا ہے کہ ایک ایسا معیاری اور تحقیقی مجلہ منظر عام پر لایا جائے جو ظاہری و باطنی خوبیوں سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ دلائل کی قوت سے بھی مالا مال ہو۔ جو چاروں فقہی مسالک اور تمام سلاسل طریقت کا ترجمان ہو۔ جس کی زبان ایسی ہو کہ اس میں اشتعال کی بجائے چاشنی ہو۔ جس میں مخالفین کے علمی تعاقب کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد و معمولات کو قرآن و سنت کے محکم دلائل سے ثابت کیا جائے۔ فقہ حنفی کی ثقاہت سے بھی لوگوں کو روشناس کرایا جائے خصوصاً حدیث پاک سے ہر مسئلے کا ثبوت پیش کیا جائے۔ نئے نئے موضوعات کو زیر بحث لایا جائے یا پرانے موضوعات کو نئے رنگ میں پیش کیا جائے، اور دیگر مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی حقانیت کو واضح کیا جائے۔ مستشرقین اور سیکولر نظریات کے حامل لوگوں کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔ نیز اہل سنت کی صفوں میں چھپے ان بہروپیوں کو بھی بے نقاب کیا جائے جو اہل سنت کے مسلمہ عقائد کو مسخ کر کے اپنے خود ساختہ عقائد کو رائج کرنا چاہتے ہیں۔ مزید یہ کہ ملک بھر میں شائع ہونے والے مجلوں اور اخبارات کے کارآمد حوالوں اور شہ پاروں کو محفوظ کر دیا جائے۔

عرصے سے راقم کی یہ شدید خواہش تھی کہ اس طرح کا کوئی معیاری اور تحقیقی پرچہ سامنے لایا جائے۔ محترم جناب ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی مدظلہ کی بھی یہی خواہش تھی۔ محترم جناب ظفر محمود قریشی صاحب بھی ایسے ہی جذبات دل میں رکھتے تھے۔ چنانچہ جب ہم تینوں مل بیٹھے تو اللہ پاک کے فضل عظیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم عمیم کے بھروسے پر یہ کام کر گزرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ چنانچہ "البرہان" کے نام سے مجلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مطالعہ کے بعد معزز قارئین سے اور خصوصاً اہل علم سے گزارش ہے کہ اس کے متعلق اپنی آراء سے ہمیں آگاہ فرمائیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے بھی ضرور نوازیں۔ میں مشکور ہوں جناب ڈی سید صابر حسین شاہ صاحب بخاری اور علامہ سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب کا کہ جنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے ہمیں مستفیض فرمایا۔

ہمیں حضرت مفکر ملت علامہ پیر عبد القادر صاحب اور ان کے تلامذہ کی مساعی جمیلہ کا

اعتراف بھی ہے اور احترام بھی، حضرت علامہ پیر سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب اور دیگر علمائے اہل سنت کی خدمات کو بھی ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمیں ان سب حضرات کی دعاؤں اور مشوروں کی ضرورت رہے گی۔ دعا ہے اللہ کریم ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین!

محمد افضل شاہد (ایڈیٹر اعزازی)

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

سانحہ کربلا

شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی حبیب اللہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین

سیدنا امام حسین ؓ نے اب تلوار کیوں اٹھائی اور پہلے کیوں نہ اٹھائی تھی؟؟

سیدنا امام حسین ؓ نے تمام خلفاء راشدین کے دور میں حتیٰ کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ ؓ کے زمانے تک کسی حکومت کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی بلکہ اطاعت گزاری کو اختیار کیے رکھا۔ حضرت امیر معاویہ ؓ کے دور حکومت میں سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں حضرت امیر معاویہ ؓ کے پاس شام میں آیا جایا کرتے تھے اور حضرت امیر معاویہ ؓ ان دونوں شہزادوں کا بہت احترام فرماتے تھے۔ انکی خدمت میں بہت سے عطیات اور وظائف پیش کرتے تھے اور دونوں شہزادے انہیں بخوشی قبول فرماتے تھے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۸)۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیدنا امام حسین ؓ کے پاس ایک غریب آدمی نے آ کر خیرات مانگی۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچ جائے گا آپ کو دے دیا جائے گا۔ تھوڑی دیر میں حضرت امیر معاویہ ؓ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں پہنچ گئیں۔ تھیلیاں پہنچانے والوں نے عرض کیا کہ حضرت امیر معاویہ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے اسے قبول فرمائیں۔ سیدنا امام حسین ؓ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت چاہی (کشف المحجوب صفحہ ۷۷)۔

حضرت امیر معاویہ ؓ نے یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا یا نہیں؟ انکے دور میں دونوں

☆ 048-3215204

موجود ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ آپ نے اسے ولی عہد مقرر نہیں کیا بلکہ اس نے خود بخود حکومت سنبھال لی تھی۔ یہ بات علامہ ابو الشکور سالمی رحمت اللہ علیہ (متوفی پانچویں صدی) نے اپنی مایہ ناز کتاب التمہید کے صفحہ ۱۶۹ پر بیان فرمائی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یزید کو ولی عہد مقرر کرنے کے لیے حضرت امیر معاویہ نے مختلف اکابرین سے مشورہ لیا تھا۔ کچھ لوگ اس تجویز سے متفق ہو گئے جبکہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اس بات سے متفق نہیں تھے۔ یہ سب باتیں شیعہ کی کتاب (تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۲۲۹) پر اور اہل سنت کی کتاب (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۸) پر درج ہیں۔ نیز مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرنا فصل رحمه و ارفق به (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۹ اور شیعہ کی کتاب جلاء العیون صفحہ ۳۲۸ فصل دوازدہم)۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک باپ ہونے کی حیثیت سے یزید کے کرتوتوں سے آگاہ نہیں تھے۔ اور اگر کوئی چھوٹی موٹی خرابی آپ کے علم میں تھی بھی تو آپ نے یہ سوچ کر یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا کہ جب ذمہ داری سر پہ آئے گی تو انسان بن جائے گا۔ مگر یزید نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہی عراق کے شیعہ لوگوں نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت امیر معاویہ کے خلاف اکسایا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے شیعوں کی اس بات کو قبول نہ فرمایا اور صبر سے کام لینے کا حکم دیا ایشاں را بمصابرت و تصبر امر کرد (شیعہ کی اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ ۳۲۸)۔ یہی بات شیعہ کے مشہور عالم شیخ مفید نے اپنی کتاب الارشاد کے صفحہ ۱۸۲ پر عربی زبان میں لکھی ہے فاتبع علیهم و ذکر ان بینه و بین معاویة عهدا و عقدا لایجوز له نقضه حتی تقضی المدة (الارشاد ۱۸۲)۔ غور فرمائیے آخر کیا بات ہے کہ سن ۶۰ ہجری تک سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے تمام خلفاء علیہم الرضوان کی تابعداری کو قبول کیے رکھا مگر سن ۶۱ ھ میں جب یزید کی باری آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار کھینچ لی؟

حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں: "تا حق ظاہر بود مر حق را متابع بود و چوں حق مفقود شد شمشیر برکشید" یعنی جب تک حق ظاہر تھا امام

حسین ؓ حق کے تابع رہے۔ مگر یزید کے دور میں حق رخصت ہو گیا تو آپ ؓ نے تلوار کھینچ لی (کشف المحجوب صفحہ ۷۶)۔

سیدنا امام حسین ؓ کا عمل اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ چاروں خلفاء راشدین اور حضرت امیر معاویہ ؓ میں سے ہر ایک کے ساتھ امام عالی مقام متفق تھے۔ اسی لیے ان کے تابع رہے اور ان سے وظیفہ بھی قبول فرماتے رہے۔ مگر یزید سے متفق نہ تھے اسی لیے اسکے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

کوفیوں کی طرف سے خطوط:

کوفہ کے شیعوں نے حضرت امام حسین ؓ کی خدمت میں بے شمار خط لکھے اور عرض کیا کہ آپ کوفہ میں تشریف لائیں آپ ہی ہمارے امیر ہیں۔ ہم نے یہاں کے حکمرانوں کی اطاعت چھوڑ رکھی ہے اور کوفہ کے والی نعمان بن بشیر کے پیچھے جمعہ تک ادا نہیں کرتے (الاصابہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۲ تحت حسین بن علی، شیعہ کی کتاب جلاء العیون صفحہ ۳۵۶)۔

بعث اهل العراق الى الحسين الرسل والكتب يدعونه اليهم (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۵)۔ جلاء العیون میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ و سائر شیعان او از مومنان و مسلمانان اہل کوفہ یعنی یہ خط کوفہ کے تمام حسینی شیعوں کی طرف سے ہے (جلاء العیون صفحہ ۳۵۶)۔

یزید نے حکومت سنبھالتے ہی اہل مدینہ سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ خصوصاً سیدنا امام حسین ؓ، اور سیدنا صدیق اکبر کے نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے بیعت لینے پر زیادہ زور دیا تاکہ ان دونوں معزز ہستیوں کے بیعت کر لینے کے بعد باقی اہل مدینہ کے لیے بیعت کا راستہ آسان ہو جائے۔ مگر ان دونوں مقدس ہستیوں نے بیعت نہ کی بلکہ راتوں رات مدینہ طیبہ سے نکل کر مکہ تشریف لے گئے۔ فبعث الى الحسين وابن الزبير في الليل ودعاهما الى بيعة يزيد فقالا نصبح و ننظر فيما يعمل الناس ووثبا فخرجا (سیر اعلام النبلاء للذہبی جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن عباس [illegible]

[illegible] بن عبدالرحمن بن حارث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الکریم [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] علی [illegible] مشورہ [illegible] جب [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم [illegible] عقیل [illegible]

[illegible] مسلم [illegible]

[illegible]

حضرت مسلم بن عقیل کی روانگی

سیدنا امام حسین [illegible] اطلاع [illegible]

[illegible] حضرت مسلم بن عقیل [illegible]

[illegible] البدایہ جلد [illegible] ۳۳۳)

[illegible] سیدنا امام حسین [illegible] حالات

[illegible] جب

[illegible] اطلاع سیدنا امام حسین [illegible] حضرت مسلم [illegible]

[illegible] حضرت مسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم بن عقیل [illegible]

[illegible] حضرت مسلم بن عقیل [illegible]

[illegible] شہید ہوئے (طبقات [illegible]) [illegible] سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] تھی۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی روانگی

حالات [illegible] کو دیکھتے ہوئے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] کی {[illegible]} کو قافلہ [illegible] کی طرف روانہ [illegible] حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے تھے۔

[illegible] امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت [illegible] ملاقات ہوئی [illegible] سیدنا امام حسین [illegible] ہاتھ میں [illegible] ہاتھ ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سیدنا امام حسین [illegible] کسی صورت بھی جنگ نہیں چاہتے تھے۔ [illegible] ان حالات میں [illegible] آپ نے [illegible] تین باتوں میں سے کوئی ایک بات تسلیم کرو۔

۱۔ مجھے [illegible]

۲۔ یا مجھے [illegible] جانے دو۔

۳۔ یا [illegible]

([illegible] جلد [illegible] ۲۲۳ [illegible] البدایہ جلد ۸ ص ۲۰۲)

[illegible]

سیدنا امام حسین [illegible]

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۸۵)

[illegible] البدایہ جلد ۸ ص ۱۹۵ [illegible]

[illegible]

[illegible] (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۵)

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

[illegible] حضرت سیدنا امام زین العابدین [illegible] سیدنا امام حسین [illegible]

واقعہ کربلا کے بعد

[illegible] سیدنا امام زین العابدین [illegible] هؤلاء يبكون علينا فمن قتلنا غيرهم [illegible] (احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۲۹)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جلد ۲ صفحہ ۹۹ [illegible]

[illegible] جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں بھی بچھاتا (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۹)

تاریخ کی کتابوں میں اس واقعہ [illegible] کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعہ [illegible] علیہم الرضوان کی عظمت و شان [illegible] محبت کا [illegible] ہے

ماتم کی [illegible] سیدنا امام حسین [illegible] نے اپنی شہادت سے پہلے وصیت [illegible] تھی کہ میری شہادت کے بعد ماتم نہ کیا جائے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۸۵)

آپ پڑھ چکے ہیں [illegible] ماتم کی [illegible] کس نے [illegible] اور کس وقت [illegible] گئی تھی یعنی بعد میں ماتم کو [illegible] باقاعدہ [illegible] عبادت [illegible] ایک شخص [illegible] معز الدولہ [illegible] میں [illegible] حکم دیا اور [illegible] کا حکم [illegible] کتاب [illegible] منتہی الآمال جلد ۱ صفحہ ۴۵۲ [illegible] اور اہل سنت کی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۳

صرف رونا جائز ہے [illegible]؟

بعض لوگ [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] ماتم [illegible] ہے [illegible] روتے [illegible] تک [illegible] بلکہ کار ثواب [illegible] بخشش کا ذریعہ [illegible] جب [illegible] کی طرح [illegible]

کسی [illegible] کتاب [illegible] محبت اور غم [illegible] درست [illegible] ہے [illegible] کی احادیث میں [illegible] اولاد کی [illegible] ماں [illegible] باپ [illegible] نبی [illegible] ماں باپ [illegible] ہیں [illegible] کے لیے ایصال ثواب کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

سے ماتم کرتے ہیں اور [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲۲۶ [illegible]

[illegible]

[illegible] جاسکے۔

[illegible] موت [illegible]

[illegible] جہاد [illegible]

[illegible] شہید [illegible]

[illegible] والذی نفسی بیدہ لوددت [illegible] اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل [illegible]

[illegible] شہید [illegible] شہید [illegible]

[illegible] شہید [illegible] مسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگی؟

[illegible] کا [illegible]

[illegible]

[illegible] کا کام [illegible] کی طرح پیدا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خطیبوں سے گزارش

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مرج البحرین [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

5 [illegible]

6 [illegible]

7 [illegible]

[illegible]

[illegible]

کچھ علم حدیث کے بارے میں

[illegible]

0344-7519992

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وما ينطق عن الهوى [illegible] وحي يوحى [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث کے دو حصے ہوتے ہیں

(۱) سند حدیث یا روایت حدیث   (۲) متن حدیث

(۱) سند حدیث [illegible]

(۲) متن حدیث [illegible] قال قال رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تقسیم حدیث

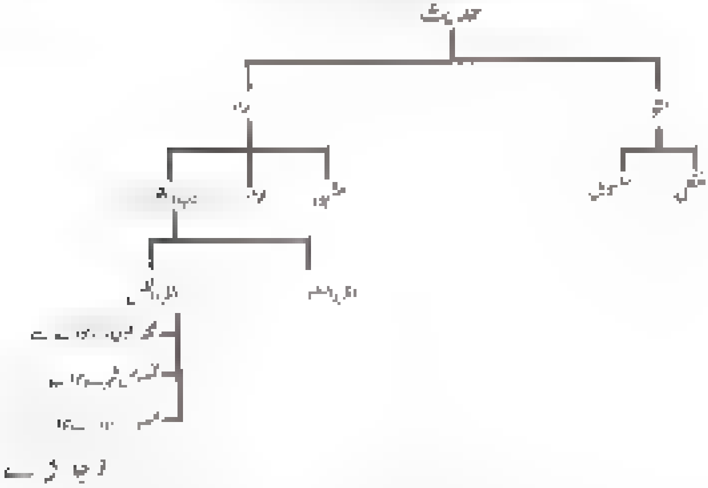

کیا یزید جنتی ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معتبر [illegible]

[illegible] اور بشارت معتبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]

شیخ الاسلام [illegible] فرماتے ہیں [illegible] حدیث [illegible] قیصر [illegible] حضور ﷺ [illegible] القاسم [illegible]

[illegible] حافظ [illegible] فرماتے ہیں [illegible] مدینة قیصر المدینة التی کان بها یوم قال النبی ﷺ [illegible] هی حمص و کانت دار مملکته [illegible] ذلک [illegible] قیصر [illegible] حضور ﷺ [illegible] ۸ [illegible]

[illegible]

حافظ [illegible] حضرت [illegible] بالقسطنطینیة و علی اهل مصر عقبة بن عامر و علی اهل الشام [illegible] بن عبید [illegible] ۹

[illegible] بن [illegible] بن حبیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

خالد بن ولید [illegible]

[illegible]

حدثنا سعيد بن منصور [illegible] عبد الله بن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن بكير بن الأشج عن ابن تعلى قال غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فأتي بأربعة أعلاج من العدو فأمر بهم فقتلوا صبرا قال أبو داود قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث قال بالنبل صبرا فبلغ ذلك أبا أيوب الأنصاري فقال [illegible] ينهى عن قتل الصبر فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فأعتق أربع رقاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible] وجبوا [illegible] قيصر [illegible] مدينة قيصر [illegible]

[illegible] مدينة قيصر يزيد بن معاوية [illegible]

[illegible] الصحابة [illegible] البخاري [illegible]

[illegible] القسطنطينية [illegible]

[illegible] في هذا الحديث منقبة لمعاوية لانه [illegible] البحر [illegible]

[illegible] مدينة قيصر [illegible]

[illegible] في ذلك العموم [illegible] على العموم [illegible]

[illegible] مغفور [illegible] مغفرة [illegible]

[illegible] في ذلك العموم [illegible]

[illegible] المغفرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] البخاری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے بھی [illegible] یہی بات لکھی ہے۔

علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: وكان في ذلك الجيش ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وأبو أيوب الأنصاري قلت الأظهر أن هؤلاء السادات من الصحابة كانوا مع سفيان هذا ولم يكونوا مع يزيد لأنه لم يكن أهلاً أن يكون هؤلاء السادات في خدمته قال المهلب في هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر ومنقبة لولده يزيد لأنه أول من غزا مدينة قيصر قلت أي منقبة كانت ليزيد وحاله مشهور فإن قلت قال ﷺ في حق هذا الجيش مغفور لهم قلت لا يلزم من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص إذ لا يختلف أهل العلم أن قوله ﷺ مغفور لهم مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم يدخل في ذلك العموم فدل على أن المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فيه [illegible]

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۵

[illegible] ۵۲ ہجری [illegible]

[illegible]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۲ ہجری میں ہوا

[illegible] "وذلک سنة ۵۲ اثنتین و خمسین [illegible]

[illegible] ۵۲ ہجری [illegible] انصاری [illegible] ۲۶

[illegible] ابو ایوب سنة ۵۲ ھجری [illegible] حضرت ابو ایوب

انصاری [illegible] ۵۲ ہجری [illegible]

[illegible] ۵۲ ہجری [illegible] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] وتوفی ابو ایوب

[illegible] قسطنطنیہ [illegible] سنة ۵۲ [illegible]

[illegible] سنة اثنتین و

خمسین من الھجرة [illegible]

[illegible] قسطنطنیہ [illegible] ۵۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بہت [illegible]

[illegible] اس قسم کی سخاوت حضرت ابو ایوب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت امیر معاویہ [illegible]

[illegible] حضرت امیر معاویہ [illegible]

[illegible]

[illegible] عبد الله بن عامر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حوالہ جات

[illegible]

اسلام بمقابلہ عیسائیت

[illegible]

عیسائیت

[illegible]

Christianity The re igion founded by Jesus of Nazareth in the first century AD and centring in life mission and message

[illegible]

[illegible] (Jesus christ) [illegible]

Any attempt to write a "Life of Jesus" shou d be frankly abandoned The material for it certain y does not exist It has been calculated that the total number of days in his life regarding which we have any record does not exceed 50

0306 8420977

[illegible]

[illegible] (Dean Inge) [illegible]

"No real biography of Jesus can ever be written"

[illegible]

(Christian Ethics and Modern Problems, London, 1930)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام اور عیسائیت میں ایک بڑا فرق

[illegible]

[illegible]

[illegible] Floyd Ross [illegible]

[illegible] (Mrs Hills) [illegible]

Of all the people associated with the beginnings of Christianity, paul was the most responsible for the turn its beliefs took He added a new note that determined its future course.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(Floyd H.Ross and Tynette Hills p.137)

[illegible]

[illegible] (Arnold Meyer) [illegible]

[illegible]

"As one asks whence did St paul derive his teaching? The simplest answer would seem to be By tradition from Jesus through the instrumentality of the original apostles But the answer given by St paul himself is quite different I received my Gospel not from men ,but by a revelation of Jesus Christ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(Arno d Meyer "Jesus or pau ")

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"and that this has remained the same without any change and alteration (The construction of the Bible and Quran)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] Bible) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (What is Christianity) [illegible]

[illegible] presbytarian [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(Atonement) [illegible] (Trinity) [illegible]

(Persons) [illegible] (Trinity) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Trinity

(Atonement

vol 5

The doc[illegible]ne of salvat[illegible] [illegible]s taken the most prominent place in the christian faith [illegible]

prominent indeed that to a large portionof believers it has been the supreme doctrine and the doctrine of the deity of Jesus has been valued only because of its necessity on the effect of atonement"

[illegible]

[illegible] (Original Sin) [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] موقف بیان [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

(An, event which ,however no eye saw.

[illegible]

(Adolf Harnack History of Dogma, London 1961)

[illegible]

[illegible] Dr Hugh Schonfield)

"Christ an ty today is about as far from the teaching of Jesus as from those of Hinduism."

[illegible]

(TheDaily "Today " London March 28 1986)

[illegible]

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

مقدمہ

توہین رسالت ننکانہ صاحب

تحریر: [illegible]

[illegible]

(1) [illegible]

(2) [illegible]

(3) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عیسائی عورت کو جناب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] NGO S [illegible]

[illegible]

[illegible] 14/06/2009 [illegible]

[illegible]

326/09 19/06/2010

S 295/C

RPO

SP 24/06/2009 18523 20 Leaga

SP

[illegible] 29/06/2009 [illegible] 29/06/2009 [illegible]

[illegible] FIR [illegible] 27 [illegible] 04 [illegible]

[illegible]

[illegible] 03 [illegible] 29/06/2009 [illegible]

[illegible] 12 [illegible] 03 [illegible]

[illegible]

[illegible] 04/07/2009 [illegible]

[illegible] SP [illegible]

01 [illegible] 04/07 2009 [illegible]

[illegible]

[illegible] SP [illegible]

[illegible]

06/07/2009 [illegible] SP [illegible]

[illegible] 05 [illegible]

05 [illegible]

[illegible]

[illegible]

12/07/2009 [illegible] I/SHO [illegible]

[illegible]

14/09/2009 [illegible]

[illegible] 03 10 2009 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 01/06/2010 [illegible]

[illegible] 15/06/201 [illegible] SI [illegible]

08/07/2010 [illegible] SP [illegible]

[illegible] (تفتیشی افسر) [illegible] 01/10/2010 [illegible]

[illegible] 20/10/2010 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 08/11/2010 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 26/11/2010 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

20/11/2010

[illegible]

حواشی:

[illegible]

☆☆☆☆ ☆☆☆☆

ایف آئی آر

154 [illegible]

14/04/09 [illegible] 15682326/0 [illegible]

1 [illegible] 23/19-06-09 | 6 [illegible]

[illegible] 6:15 [illegible]

2 [illegible]

[illegible] AS [illegible]

3 [illegible] 295/C

4 [illegible] 3 [illegible] 7 [illegible]

5 [illegible]

[illegible] As [illegible]

[illegible] SHO [illegible]

[illegible] 3 [illegible]

[illegible]

[illegible] 14/06/09 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 19/06/09 [illegible]

[illegible]

[illegible] 14/06/09 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 3 [illegible] 3 [illegible]

[illegible] 842/C [illegible] 909/C [illegible]

[illegible] 7631 SAG [illegible] 468/C [illegible]

[illegible]

[illegible] 295/C [illegible]

842/C [illegible]

ASI 5:45

FR S

ASI

19/06/09

اسلام کا نظریۂ حدود و تعزیرات

[illegible]

[illegible]

0321 2880864

[illegible]

جب یہ حقیقت ظاہر ہوگئی [illegible]

[illegible]

[illegible] القصص [illegible] عبرة [illegible] لاولی الالباب [illegible]

[illegible]

(Customary Practice)

[illegible] (Nationa Reconc liation Order-NRO) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Executive Order) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Transprency nternat onal) [illegible]

[illegible]

[illegible] (The

Nationa Corruption Percept on Survey, [illegible] 2009 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Rule of Law) [illegible]

[illegible] (Law of Ruler) [illegible]

[illegible]

☆☆☆☆ ☆☆☆☆

ان شاء اللہ

معنی اور مفہوم

0321-5108424

[illegible] مصدق [illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] قدرت [illegible]

[illegible]

قدرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان شاء اللہ [illegible]

حاصل کرنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

تعالیٰ سے [illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

جب اللہ تعالیٰ [illegible] اسکی بات [illegible]

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لا قوۃ الا [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ [illegible] ۳۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وهي خاوية على عروشها

ويقول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(العرفان)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(العرفان)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسجد حرام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

[illegible] کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں

[illegible]

والدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت شعیب علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شاہ اللہ صاحب [illegible] ۞ [illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] مطابق [illegible]

[illegible] کی کرامت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ممکن [illegible] [illegible] سال

[illegible] [illegible]

اہل [illegible] جس سے پہلا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کی خدمت میں [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible] ان شاء اللہ [illegible]

گے

[illegible] کی [illegible] حضور

سیدنا [illegible] ان شاء اللہ [illegible] بھی [illegible]

[illegible] حاصل [illegible] القرآن [illegible]

[illegible] ۲۹۸۳۹۳ [illegible]

[illegible] مصیبت [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] میں اور [illegible]

[illegible] میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] القرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... ليصرمنها مصبحين ○ ولا يستثنون ○ (پ ۲۹ القلم ۱۸)

[illegible]

فطاف عليها طائف من ربك وهم نائمون ○ فأصبحت كالصريم ○

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible] ہوگا۔

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ [illegible]

اللہ تعالیٰ [illegible]

☆ ☆ ☆

تحقیقِ تاریخ

ولادت و وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: ... ظفر القادری بکھروی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد

حضور ﷺ کی تاریخِ ولادت کا بیان

[illegible]

[illegible] وولد رسول الله
[illegible] يوم الاثنين عام الفيل لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول [illegible]
ﷺ کی ولادت [illegible] تاریخ کو عام الفیل میں [illegible]
طبری ج ۲ ص ۱۲۵۔

۲ علامہ ابن خلدون [illegible] نے بھی [illegible] سے موجود کی [illegible] وولد رسول الله ﷺ عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول لاربعین سنۃ من ملک کسریٰ نوشیروان [illegible] ﷺ کی ولادت عام الفیل [illegible] ربیع الاول [illegible] (تاریخ ابن خلدون [illegible])

۳ [illegible] سب سے پہلے [illegible] محمد بن اسحاق (علامہ ابن ہشام [illegible]) [illegible] وولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شہر ربیع الاول عام الفیل [illegible] ﷺ [illegible] ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ (السیرۃ النبویۃ ابن ہشام [illegible])

۴ علامہ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] وولد [illegible] یوم [illegible] الفیل وبعد موت ابیہ فی یوم الاثنین ثانی عشرۃ من شہر ربیع الاول [illegible] ﷺ [illegible] ۱۲ ربیع الاول [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

عن سفیان عن سعید بن عبید عن جبیر و ابن عباس [illegible] ولا [illegible]

[illegible] ثانی عشر من شهر ربیع الاول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جمہور علماء کا مسلک

[illegible]

(ج ۲ ص ۱۸۹)

اہل مکہ و مدینہ کا معمول

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... وعند هو المستقيم
عند ... ولا على الصحيح بمكة عند طلوع الفجر يوم الاثنين لاثنى عشر
وهو الذي عليه العمل وبالغ ابن الجوزي وابن حجر فنقلا فيه الاجماع

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ربیع الاول [illegible]

[illegible] ﷺ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مفتی رشید احمد صاحب [illegible] ربیع الاول ۲۲۲ [illegible]

۲۲۸ [illegible] بالکل [illegible]

[illegible] ﷺ کی وفات [illegible]

[illegible]

۲۹ [illegible] ربیع الاول [illegible]

مولانا محمد حسین [illegible] ۱۲ ربیع الاول [illegible] تسلیم [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲ ربیع الاول [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ۱۲ ربیع الاول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ربیع الاول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شہر ربیع الاول [illegible]

[illegible] غلطی ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] توفیق عطا

فرمائے آمین!

[illegible]

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

مدینہ سے میدانِ کربلا تک

امام حسین رضی اللہ عنہ کی سواری

محمد ظفر اقبال [illegible]

جب بھی محرم الحرام کا مہینہ آتا ہے ماتمی جلوسوں میں "ذوالجناح" کا وجود ایک مقدس اور متبرک سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک ماتمی جلوس میں شامل گھوڑے کو شبیہِ ذوالجناح کا درجہ دیا جاتا ہے جو کہ حقیقت سے بعید ہے۔ عام واعظین اور ذاکرین اس کا تذکرہ کرتے ہوئے [illegible] بیان کرتے ہوئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے بارے میں مختلف داستانیں بیان کی جاتی ہیں جو کہ [illegible] کے شایانِ شان ہرگز نہیں۔ ہم جب تاریخ کی کتب معتبرہ کا مطالعہ کریں تو ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سید الشہداء جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اس سفر میں اونٹنی پر سوار تھے۔ اب ان کتب کے مختلف حوالہ جات ذکر کرتے ہیں۔

1) مدینہ سے مکہ اونٹنی پر روانگی میں اونٹنی: ثم إن محمد ابن الحنفية سمع بخروج الحسين يريد العراق فبكى بكاء شديدا ثم قال يا أخي إن أهل الكوفة قد عرفت غدرهم بأبيك وأخيك [illegible] فقال يا أخي [illegible] يزيد بن معاوية في الحرم فأكون الذي يستباح به حرمة هذا البيت فقال له [illegible] فإنك أمنع الناس به فقال الحسين عليه السلام يا أخي سأنظر فيما قلت فلما كان وقت السحر عزم على المسير إلى العراق فأخذ محمد بن الحنفية بزمام ناقته وقد ركبها فقال يا أخي [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كربلا موضع كرب [illegible]

و بلاء [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳ [illegible] قال الحسين [illegible] كربلاء [illegible] ذات كرب و بلاء [illegible]

[illegible]

اور یہ جگہ ان کے خون سے لت پت ہوگی۔

فائدہ (۱) ان دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ اونٹنی پر سوار تھے۔

۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے علم لدنی سے یہ معاملہ ملاحظہ فرمایا اور بیان کیا۔

۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا اس کو بن وعن ذکر کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ کربلا میں آپ گھوڑے پر سوار نہ تھے بلکہ اونٹنی پر سوار تھے۔

۴) اہل تشیع کے مستند و معتبر مؤرخ اور تاریخ کربلا کے پہلے مصنف کا بیان: "فقال الحسین واللہ لا اعطی بیدی اعطاء الذلیل ولا افر فرار العبید ثم تلا انی عذت بربی وربکم من کل متکبر لا یؤمن بیوم الحساب ثم اناخ راحلتہ وامر عقبۃ بن سمعان ان یعقلها بعقاصل زمامها"۔ (مقتل ابی مخنف ص ۵۵ مطبوعہ حیدریہ نجف اشرف طبع قدیم) ترجمہ: امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ذلیل آدمی کی طرح اپنا ہاتھ (کسی کی بیعت میں) نہ دوں گا اور میں غلاموں کی طرح راہ فرار اختیار کروں گا۔ اور یہ کہہ کر آپ نے قرآنی آیت پڑھی "میں ہر متکبر سے تمہارے اور اپنے رب کی پناہ چاہتا ہوں، جو متکبر قیامت کا منکر ہے"۔ پھر امام حسین نے اپنی سواری بٹھائی۔ اور عقبہ بن سمعان کو حکم دیا کہ اس (اونٹنی) کے پاؤں باندھ دے۔ تو اس نے بچی ہوئی نکیل کی رسی سے اُسے باندھ دیا۔

فائدہ: سواری صرف اونٹ کی بٹھائی جاتی ہے نہ کہ گھوڑے کی، اور پاؤں بھی اُونٹ کے باندھے جاتے ہیں نہ کہ گھوڑے کے۔ معلوم ہوا کہ اہل تشیع کے مستند مؤرخ نے بھی تسلیم کیا کہ امام حسین اُونٹنی پر سوار تھے۔

رَکائب کا معنی: ۱) المنجد ص ۴۰۳ مطبوعہ فرید بک ڈپو دہلی میں ہے: رَکائب۔ سواری کے اونٹ

۲) لسان العرب ۱/۴۳۰ مطبوعہ بیروت میں ہے: والرکاب، الابل التی یسار علیها واحدتها راحلۃ ولا واحد لها من لفظها، والجمع رکب بضم الکاف مثل کتب۔

ترجمہ: رکاب وہ اونٹ ہیں جن پر سفر کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کا واحد راحلۃ ہے اور لفظ رکاب سے لفظی طور

پر اس کا واحد نہیں۔ اس کی جمع رکب بروزن کتب ہے۔

رِحَالٌ کا معنی: (۱) المنجد صفحہ ۴۲۵ طبع فرید بک ڈپو دہلی انڈیا میں ہے:

الرحال: کجاوہ بنانے والا۔ بہت سفر کرنے والا۔

الرحل۔ کجاوہ۔ پالان۔ الراحلة سواری کے لائق اونٹ۔

۲) لسان العرب ۱۱/۲۷۴ مطبوعہ بیروت میں ہے:

الرحل: مرکب للبعير والناقة و جمعه ارحل و رحال ۔ ترجمہ: رَحْلٌ۔ اونٹ اور اونٹنی پر بیٹھنے اور سفر کرنے کے لیے بنائے گئے کجاوے کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَرْحُلٌ اور رِحَالٌ آتی ہے۔

مقتل ابی مخنف کا بیان: فلما نظر الطرماح اخذ بزمام ناقة الحسين وانشاء يقول ،

يا ناقتي لا تجزعي من زجري — وشمري قبل طلوع الفجر

بخير ركبان وخير سفر — حتى تحلي بكثير الفخر

(مقتل ابی مخنف صفحہ ۴۵۔ ۴۶ مطبوعہ نجف اشرف طبع قدیم)

ترجمہ: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب میدان کربلا میں تشریف لے آئے تو طرماح آپ کی نگرانی کرتے ہوئے آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایک اور محب "طرماح" نے جب امام موصوف کو آتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کی لگام ہاتھ میں تھامے معذرت کرتے ہوئے چند اشعار کہے۔

ترجمہ: اے میری اونٹنی! میری ڈانٹ ڈپٹ سے پریشان نہ ہونا اور طلوع فجر سے قبل بہترین سواروں کو لے کر بہترین سفر پر روانہ ہو جا یہاں تک کہ تو بہت بڑے فخر سے مزین ہو جائے۔

۳) اسی واقعہ کو محمد بن علی ابن شہر آشوب نے بھی بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

يا ناقتي لا تجزعي من زجري — وامضي بنا قبل طلوع الفجر

بخير فتيان وخير سفر — آل رسول الله اهل الفخر

(مناقب ابن شہر آشوب ۳/۲۴۵ مطبوعہ قم [illegible])

ترجمہ: اے میری اونٹنی! میری ڈانٹ ڈپٹ سے پریشان نہ ہونا۔ ہمیں بہترین سواروں کے ساتھ طلوع فجر سے قبل یہاں سے بہترین سفر کی طرف لے چل۔ وہ بہترین سوار اللہ کے رسول کی آل ہیں۔ جو صاحب فخر ہیں۔

۷) تاریخ روضۃ الصفاء میں ہے:

"امام حسین فرمود۔ مرگ نزد من آسان تر است از ملاقات با ابن زیاد۔ بعد ازاں فرمود تا شتراں بار کردند و مردم خود را سوار ساختہ روے بجانب قادسیہ نہادند"۔ (تاریخ روضۃ الصفاء ۳/۴۰۵ مطبوعہ لکھنؤ) ترجمہ: جب حر نے امام عالی مقام کو "ابن زیاد" کے پاس چلنے کا مشورہ دیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لیے ابن زیاد کے ساتھ ملاقات کرنے کی نسبت جام شہادت نوش کر لینا" آسان ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ساتھیوں! سامان اونٹوں پر لادو۔ اور اپنے ساتھیوں کو سوار کر کے قادسیہ کی طرف روانہ ہو چلو۔

تفسیر لوامع التنزیل میں ہے:

"جاء الشمر في قبيلة عظمة يقاتله ثم حال بينه وبين رحله"۔ (تفسیر لوامع التنزیل ۹۱/۱۳) ترجمہ: شمر ایک بہت بڑی جماعت لے کر جنگ کیلئے آیا اور نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کی اونٹنی کے درمیان حائل ہو گیا۔

ان سطور میں اہل تشیع کی معتبر کتب کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ سے روانہ ہوئے تو ان کے پاس اونٹنی تھی۔ راستے میں بھی اونٹنی پر سوار تھے۔ کربلا میں پہنچے تو اونٹنی پر سوار تھے۔ اترے تو اونٹنی سے اترے۔ شمر نے روکا تو اونٹنی پر سوار تھے۔ تو گھوڑا کہاں سے آ گیا؟ ۔۔۔۔ یقیناً "ذوالجناح" کے تصور کو عام کرنے کیلئے اس جھوٹ کا سہارا لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل سمجھ عطا فرمائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔!

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

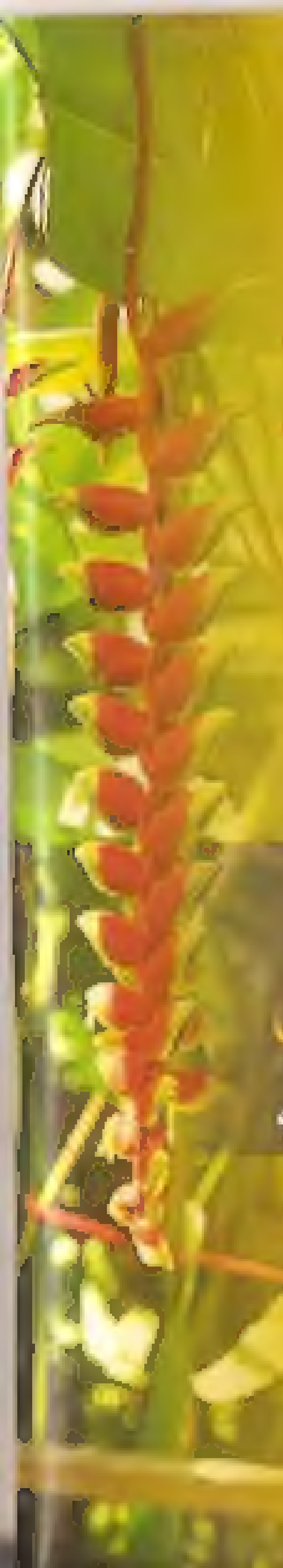

خوشخبری

احادیث شریفہ کا ایک جامع مجموعہ جو کہ علم حدیث سے
محبت اور فقہ حنفی کے احکام پر مشتمل ایک جامع ترین
کتاب ہے جو کہ 1755 احادیث پر مشتمل ہے

اَلْمُسْتَنَدُ

[illegible]

حفظہ اللہ تعالیٰ
غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

عربی مع ترجمہ و تخریج و تحقیق کے ساتھ نیا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے

ناشر
مکتبہ رحمۃ للعالمین

سیٹی پلازہ اسلحہ والی گلی بلاک 5 سرگودھا

0300-6004816